REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ .. ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۹ فتح ۱۳۴۰ھ ش ۹ دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۲۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ دسمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

اجباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

تونس اور فرانس کے درمیان متنازعہ امور کے متعلق ابتدائی بات چیت شروع ہوگئی

بزرتہ کے بحری اڈہ کے علاوہ سفارتی تعلقات بحال کرنے کے سوال پر بھی غور ہوگا

پیرس ۸ دسمبر۔ تونس اور فرانس کے درمیان بزرتہ کے بحری اڈہ اور چند دوسرے امور کے بارہ میں تنازعہ چل رہا ہے۔ ان کے متعلق کل دونوں ملکوں کے وفدوں کے درمیان ابتدائی بات چیت شروع ہوگئی۔ تونسی وفد کی قیادت تونس کے وزیر خارجہ کر رہے ہیں دونوں وفدوں کے درمیان یہ پہلی ملاقات تھی۔ جو قریباً ۸۰ منٹ تک جاری رہی۔ خیال ہے ان مذاکرات میں سفارتی تعلقات بحال کرنے کا سوال بھی زیر غور آئے گا۔ بزرتہ میں فرانسیسی مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر گزشتہ جولائی میں تونس نے فرانس سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے۔ خیال ہے گفتگو ابھی کئی روز تک جاری رہے گی۔

گوا کی طرف مزید بھارتی فوج کی روانگی۔ فضائیہ کو تیار رہنے کا حکم

"بھارتی حکومت فوجی کارروائی کیلئے بہانہ تلاش کر رہی ہے" وزیر خارجہ پرتگال

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارت گوا کی موجودہ صورت حال کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہر قسم کے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے بتایا کہ بھارتی ہوائی فوج کو ضروری کارروائی کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ مسٹر کرشنا مینن نے کہا کہ گوا میں ہر قسم کے حالات کے پیش آنے کا امکان ہے ان حالات کے پیش نظر کچھ فوج کو گوا کی سرحد کی طرف بھیج دیا گیا ہے۔ اور مزید فوج بھیجی جا رہی ہے آپ نے کہا اگر پرتگال نے گوا میں اس قسم کی کارروائی کی جیسی کہ کانگا میں کی گئی ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ جیسی کہ کاٹنگا کے خلاف کی جا رہی ہے۔

دریں اثنا پرتگال کے وزیر خارجہ ڈاکٹر البرٹو فرانکو نگورا نے کل رات ایک پریس کانفرنس میں الزام عائد کیا ہے کہ بھارت گوا پر فوج کشی کے لئے بہانہ تلاش کر رہا ہے۔ آپ نے کہا بھارت نے پرتگال کے خلاف جو الزامات عائد کئے ہیں وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ کشیدگی بڑھائی جائے اور نازک صورت حال کی آڑ لے کر گوا پر حملہ کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ بھارت نے گوا کی سرحد پر جو فوجی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں ان کا کوئی جواز نہیں۔

برطانیہ میں داخلہ پر پابندی

برطانیہ پاکستان سے صلاح و مشورہ کریگا

راولپنڈی ۸ دسمبر: برطانیہ میں دولت مشترکہ کے باشندوں کے داخلے پر پابندی کے بل کے بارے میں حکومت پاکستان سے بات چیت کرنے کے لئے برطانوی حکومت کے دو نمائندے ۱۱ دسمبر کو یہاں پہنچیں گے۔ پاکستان کی جانب سے وزارت خارجہ وزارت داخلہ اور وزارت محنت کے نمائندے اس بات چیت میں حصہ لیں گے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی بل کی ایک نقل حکومت پاکستان کو مل گئی ہے۔ اور اس کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اس بل میں زبردست تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اس بات کے پیش نظر حکومت برطانیہ نے پاکستان اور بھارت سے صلاح و مشورہ مناسب خیال کیا ہے ممکن ہے کچھ ترامیم پہلے سے ہی زیر غور ہوں۔

پاکستان کے بارے میں ڈیلی میل کا خاص ایڈیشن

راولپنڈی ۸ دسمبر۔ برطانیہ کا بااثر اخبار "ڈیلی میل" پاکستان کے بارے میں اپنی اشاعت خاص میں صدر ایوب خاں کا ایک مضمون شائع کر رہا ہے۔ ڈیلی میل کا یہ خاص ایڈیشن پاکستان کی اقتصادی ترقی اور پاکستان میں سرمایہ کاری کے مواقع کے بارے میں ہوگا۔ اور ۸ جنوری ۱۹۶۲ء کو منظر عام پر آئے گا۔ ڈیلی میل کا نمائندہ خصوصی برائے دولت مشترکہ مسٹر سی اردن براون آج کل پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل صبح انہوں نے صدر ایوب سے ملاقات کی تھی معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب خاں نے خاص ایڈیشن کے لئے مضمون لکھ کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے بعض دوسرے معتدر اصحاب نے بھی مضامین دینے کا وعدہ کیا ہے۔

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے، بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مورخہ ۱۲/۱ ۶۱ء صبح نو بجے اچانک بیمار ہوگئے۔ بیہوشی طاری ہوگئی۔ چند گھنٹوں کے بعد خدا کے فضل سے طبیعت سنبھل گئی۔ کمزوری بہت ہے۔ قارئین کرام و بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

سعید احمد

چینی سفیر کی وزیر خارجہ سے ملاقات

راولپنڈی ۸ دسمبر۔ پاکستان میں چین کے سفیر مسٹر ٹنگ کو یو نے کل وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے ملاقات کی۔ جو ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ چینی سفیر مختصر دورے پر راولپنڈی آئے ہوئے ہیں۔ دونوں زعماء کی ملاقات کے بارے میں سرکاری طور پر کچھ نہیں بتایا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ چینی سفیر نے پرسوں ایوان صدر میں صدر ایوب سے ایک گھنٹہ ملاقات کی تھی۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت

ربوہ ۸ دسمبر۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گزشتہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ ضعف کی بہت شکایت ہے۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۶۱ء

اسلام اور حکومت کی وفاداری

مولانا عبد الماجد دریا آبادی اپنے اخبار "صدق جدید" یکم دسمبر ۱۹۶۱ء میں "سچی باتیں" کے زیر عنوان ایک نوٹ میں فرماتے ہیں:-

"سچا مسلمان آج کوئی ایسا ہے۔ جو فوجداری جرموں میں شرعی سزاؤں کا اجرا دل سے نہیں چاہتا؟ اور کس کو اس کی دلی آرزو نہیں ہے لیکن اگر کوئی اس جذبہ کے ماتحت ہندوستان میں ہر چور کا ہاتھ کاٹنا شروع کردے۔ یا جس کسی کو حرام کاری کا مرتکب پائے۔ اسے بے اختیار سنگسار کرنے لگ جائے۔ یا جس کسی کو رسول برحق کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرتا ہوا دیکھے۔ اسے بے تکلف قتل کردے۔ تو اس سے بڑھ کر بے عقل اور اسلام کا نادان دوست بھی اور کون ہوگا؟ یہ دینداری ہوئی یا دین کے ساتھ الٹی دشمنی ان تمام احکام کے اجراء و نفاذ کے لئے کئی کئی اور کڑی کڑی شرطیں ہیں۔ حکومت تمام تر اسلامی ہونا چاہیئے۔ قانون ہر ہر شعبہ میں قرآن وسنت رسول کا چلنا چاہیئے۔ دعوے قاضی شریعت کی عدالت میں پیش ہوں گے۔ گواہی ثبوت۔ صفائی۔ جرح وغیرہ ہر چیز شرعی معیار کے مطابق ہوگی۔ جب کہیں جاکر (نہ کہ اس سے قبل یا اس کے بغیر) یہ خواب ایک حقیقت بن سکے گا۔ اور جب یہ شرطیں اور قیدیں انڈونیشیا، پاکستان، مصر، شام، عراق وغیرہ مسلم ملکوں میں ناپید ہیں۔ تو ایسے ملک میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ جو سرے سے مسلم ہی نہ ہو۔"

اسی نوٹ میں آگے لکھتے ہیں:-

"اس بنیادی حقیقت کو سامنے رکھ کر آگے چلئے۔ اسلامی حکومت، شرعی حکومت یا خدائی حکومت کون مسلمان ایسا ہے جو دل سے نہیں چاہتا؟ کس مسلمان کے دل میں حکومت الٰہی یا خلافت راشدہ کے طرز و طریق کی حکومت کی طلب، تڑپ یا آرزو نہیں ہے؟ کون مسلمان ایسا ہے جس کے ایمان میں یہ داخل نہیں کہ فرمانروائی اور اقتدار انسان کو نہیں۔ صرف خدا تعالےٰ کو حاصل ہے ہے۔ لیکن اس سے یہ کہاں لازم آجاتا ہے۔ اور کونسی منطق اس نتیجہ کی طرف آرہی ہے کہ مسلمان جو کسی بھی حکومت کے ماتحت امن کے ساتھ رہ رہا ہے۔ اور جس کے قانون کو وہ تسلیم کئے ہوئے ہے۔ اس کے خلاف وہ سازشیں کرتا رہے گا۔ اور اس کے خلاف غداری۔ جاسوسی۔ مخبری بغاوت پر وہ تلا بیٹھا رہے گا؟ کیا پاس عہد کا اسلام میں کوئی معمولی درجہ ہے؟ ۔۔۔ رہا مسلمان کے ضمیر کا اطمینان کامل۔ تو وہ تو اسے نہ بنو امیہ کے دور میں حاصل رہا۔ نہ بنی عباس کے عہد میں نہ غزنویہ اور غوریہ وفاطمیہ کے حکومت میں نصیب ہوا۔ نہ ترکی افغانی، مغل۔ اور پچاسوں دوسرے مسلمان شاہی خاندانوں کے تحت میں۔ لیکن یہاں سوال صرف قانونی وفاداری اور امن دوستی کا ہے۔ اور دنیوی حکومتوں کا سروکار صرف اسی سے ہے۔"

آج جبکہ بھارت کے مسلمانوں کو ایک ایسی حکومت کے ماتحت زندگی گزارنا پڑا ہے۔ جس میں ہندوؤں کی بھاری اکثریت ہے، اور جو بظاہر تو غیر مذہبی حکومت کہلاتی ہے۔ اور اس کا دستور بھی بظاہر سیکولر ہے۔ مگر اکثریت کے تعصب اور اسلام دشمنی کی وجہ سے مسلمانوں کو اس میں امن اور چین حاصل نہیں ہے جس کا ثبوت بھارت کے متواتر فسادات سے ملتا ہے، یہ خیالات جو مولانا نے ظاہر کئے ہیں بھارت کے مسلمانوں کے لئے واقعی نہایت ضروری ہیں، اور عین اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

ہندو اکثریت کا دباؤ دراصل مسلمانوں کو ہندوستان پر انگریز کے تسلط کے آغاز سے محسوس ہونے لگا تھا۔ چونکہ انگریز کو مسلمانوں سے ہندوستان کی حکومت بزور حاصل ہوئی تھی۔ اس لئے شروع میں انگریز کا یہی فیصلہ تھا کہ جہاں تک ہوسکے مسلمانوں کو دبایا جائے۔ بلکہ انگریز چاہتا تھا کہ مسلمانوں کا نام ونشان ہی اس خطہ سے مٹا دیا جائے۔ وہ اپنی حکومت کے لئے مسلمان کو سب سے بڑا خطرہ سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے ہندو اکثریت کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنی تمام طاقت کا رخ مسلمانوں کی طرف پھیر دیا تھا۔ ہندوؤں نے بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر انگریز کا ساتھ دیا۔ اور اکثریت میں ہونے کی وجہ سے انگریز نے ملکی انتظامات کے لئے جو شعبہ جات بنائے ہندو ان پر چھا گیا۔ اور مسلمان فطرتاً انگریز کے خلاف ہی رہے۔ یہاں تک کہ انگریزی زبان سیکھنا یا انگریز کی نوکری کرنا بھی پسند نہ کیا۔ بلکہ ایک مدت تک انگریزی دفتروں سے الگ ہی رہے۔ اکثر اہل علم حضرات نے نہ صرف انگریزی تعلیم کے خلاف فتوے دیئے بلکہ انگریز کے خلاف جہاد بھی کیا۔ مگر چونکہ انگریز کی طاقت فائق ہوچکی تھی۔ اکثر دردمند مسلمانوں نے مسلمان اہل علم حضرات کی روش کو مسلمانوں کی تباہی کا پیش خیمہ سمجھا۔ اور انگریز سے صلح کی تلقین کی۔ ان میں دنیاوی لحاظ سے سرسید احمد نے جو کوشش کی وہ بڑی حد تک مؤثر ثابت ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریز کے دل میں جو کینہ مسلمانوں کی طرف سے بیٹھ گیا تھا وہ کم ہونے لگا۔

انگریز کے آنے سے صرف ملکی حکومت ہی ختم نہ ہوئی۔ بلکہ نئے مغربی خیالات اور طریق تعلیم وغیرہ بھی اس کے ساتھ آئے۔ جن کو ہندوؤں نے تو بلا توقف اختیار کرلیا۔ مگر مسلمانوں نے بکراہت ہی سے انہیں قبول کیا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ یہ فطری امر تھا مسلمان اہل علم حضرات کو صرف حکومت کے جانے کا رنج ہی نہیں تھا بلکہ زیادہ فکر اسلام کی تھی، انگریز کی حکومت میں ضروری تھا کہ الحاد اور عیسائیت کا اثر عوام پر پڑے۔ اور مسلمانوں کو یہ کسی طرح گوارا نہیں تھا۔ اسلام کی حفاظت کے لئے ایک گروہ نے تو لڑائی کا طریقہ اختیار کیا۔ جس کا نتیجہ افسوس ہے کہ اچھا نہ نکلا۔ کیونکہ حکومت کے چلے جانے کے بعد ممکن نہ تھا۔ کہ لڑائی کے ذریعہ اسلام کو یہاں فائق رکھا جاسکے۔ جن لوگوں نے اس طریق کو اختیار کیا ان کے اخلاص میں شک نہیں۔ انہوں نے دین کی محبت میں جو قربانیاں دیں۔ وہ واقعی قابل قدر ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ تجربہ بجائے مفید ہونے کے نقصان رساں ثابت ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک صدی پہلے یورپ کی ذہنیت میں جو تغیر آچکا تھا۔ اس کا اثر انگریز کی وجہ سے ہندوستان بلکہ دوسرے ایشیائی ملکوں پر بھی پڑنا ضروری تھا۔ اس لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ مسلمان حالات کے مطابق جہاد فی سبیل اللہ کے طریق کار میں بھی جائز تبدیلی کرتے۔ میدان جنگ میں اب کوئی گنجائش نہیں رہی تھی۔ اس لئے علمی جہاد ہی حالات کے مطابق صحیح طریق تھا۔

علمی جہاد کے لئے بھی ایک ایسی شخصیت کی ضرورت تھی۔ جو دین اسلام کو قائم رکھتے ہوئے نئے علوم کے مقابلہ پر کھڑا ہو۔ سرسید مرحوم کے چونکہ صرف مسلمانوں کی دنیوی بہبودی پیش نظر تھی۔ اس لئے انہوں نے اسلام کی ایسی توجیہات پیش کرنے کی کوشش کی جو دراصل اس زمانے کی نیچری تعلیمات کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے مترادف تھا۔ یہاں ہم ان تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے نازک زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنا وہ بطل عظیم مبعوث فرمایا جس نے تمام مذاہب ہی کو نہیں بلکہ مغربی فلسفہ اور سائنس کو بھی اسلام کے مقابلہ میں چیلنج دیا۔ اور اسلام کی فوقیت نہ صرف عیسائیت اور دیگر مذاہب پر ثابت کی۔ بلکہ نیچری فلسفہ اور سائنس کے الحادی دلائل کا بھی سرنیچا کردیا۔

بے شک انگریز کی حکومت غیر اسلامی تھی مگر اس کا ایک مستحسن پہلو یہ ہے کہ انگریز نے ہندوستان میں بالکل امن قائم کردیا۔ اور مذہبی آزادی کا اصول نہایت احسن طریق سے قائم کیا۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے پنجاب میں سکھا شاہی کی وجہ سے ان کی حالت نہایت ابتر تھی۔ مسلمان مسجدوں میں اذان تک نہیں دے سکتے تھے۔ مگر انگریز نے کشمیر سے لے کر راس کماری تک ایسی فضا قائم کردی کہ مذہب کی بناء پر کوئی دوسرے کو ظلم کا شکار نہیں بنا سکتا تھا۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اور تعاونوا علی البر کے قرآنی اصول کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکومت وقت سے تعاون کا اصول پیش کیا۔ اور یہ کسی ذاتی نفع کے لئے نہیں بلکہ صرف اسلام کے لئے۔ چنانچہ آپ نے انگریز کی پیدا کردہ مذہبی آزادی کے اصول سے فائدہ اٹھا کر خود انگریز کے مذہب عیسائیت کی اسلام کے مقابلہ پر دھجیاں اڑادیں۔ اور خود ملکہ وکٹوریا کو دعوت دی کہ وہ مردہ خدا کو پوجنا چھوڑ دے۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ موجودہ زمانہ میں علمی اور قلمی جہاد کی طرف راغب ہوں۔ اور سیفی جہاد کے خیالات ترک کردیں جو موجودہ حالات میں ممکن الوقوع نہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات نے اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اسی بناء پر آپ پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور آپ کی سخت مخالفت کی۔ اور کسی حد تک اب بھی کی جاتی ہے۔ تاہم آج اکثر اہل علم حضرات محسوس کرنے لگے ہیں کہ آپ کا طریق ہی صحیح تھا۔ اس کا ثبوت صدق جدید کا اوپر کا حوالہ ہے۔ اور آج جو کچھ بھارت میں مسلمانوں پر مصیبت آرہی ہے۔ وہ بھی اسی امر کا ثبوت ہے۔ اب جبکہ بھارت کی اکثریت پر کوئی پابندی نہیں رہی۔ جو انگریز کے زمانہ میں تھی، اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے؟ ہم کو ڈر ہے کہ اگر بھارت کی حکومت نے انگریز کی پالیسی پر عمل نہ کیا۔ تو ہندوستان جلد ہی اندرونی بے چینی کا شکار ہو جائے گا۔

درخواست دعا

مکرم مولوی تاج دین صاحب لائل پوری ناظم قضاء ربوہ ایک عرصہ سے پاؤں پر پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں، اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین

شمالی بورنیو میں تبلیغ اسلام

ملاقاتوں اور دعوتوں کے ذریعہ پیغام حق • لٹریچر کی اشاعت • جماعتوں کے دورے اور تعلیم و تربیت • سات افراد کا قبول اسلام

از مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جیسلٹن واپسی پر یہاں کے واحد انگریزی روزنامہ اخبار کے ایڈیٹر مسٹر ڈونلڈ سٹیفن سے ہم دونوں نے ملاقات کی اور ایڈیٹر کو قرآن مجید انگریزی اور احمدیت حقیقی اسلام اور اسلامی اصول کی فلاسفی تحفۃً دیں جو انہوں نے بڑے شوق سے قبول کیں اور وعدہ کیا کہ مطالعہ کے بعد اپنے دفتر کی لائبریری میں انہیں رکھ دیا جائے گا - یہ ایڈیٹر آج کل یہاں ایک سیاسی پارٹی بنا رہے ہیں - اور ملک کی ایک بہت بڑی قوم جس کا نام Dusun ہے اس کے لیڈر بن چکے ہیں - عام خیال ہے - کہ یہاں آزادی ملنے پر یہ کوئی بڑا کردار سر انجام دیں گے - اخبار کے مقامی حصہ میں اگلے روز ہمارے قرآن کریم تحفۃً دینے کی اور محمد شریف تیو چینی کی آمد کی خبر نمایاں سرخی سے چھپی - ان کا قبول احمدیت کا ذکر اور مرکز احمدیت کی زیارت کا ذکر بھی تھا - اس سے قبل یہاں انگریز عورتوں کی ایک میٹنگ میں عاجز کی اہلیہ کو جانے کا اتفاق ہوا اور وہاں گورنر کی اہلیہ سے ملاقات ہوئی دوران ملاقات پردہ کے متعلق گفتگو ہوئی وہاں بھی عاجز کی اہلیہ نے گورنر کی بیوی کو سلسلہ کا لٹریچر دینے کا وعدہ کیا - چنانچہ اگلے ماہ کی میٹنگ میں قرآن کریم انگریزی - احمدیت حقیقی اسلام اور اسلامی اصول کی فلاسفی انہیں تحفۃً پیش کئے گئے جنہیں انہوں نے بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور ان کے مطالعہ کا وعدہ کیا یہ خبر اسی اخبار Saba Times میں چھپی -

جیسلٹن میں سب زیر تبلیغ دوستوں کے گھروں میں تشریف تیو صاحب کو ساتھ لیکر ملاقات کی - اس لحاظ سے وہ تبلیغ میں بہت ممد ثابت ہوئے - اسکے بعد سنڈاکن سے جو یہاں سے تین دن کے سمندری جہاز کے سفر کے فاصلہ پر ہے سے احمدی دوست جناب ڈنشل مورا یوسف صاحب کا خط آیا جس میں انہوں نے محمد شریف تیو صاحب کو سنڈاکن آنے کی دعوت دی

چنانچہ وہ انہیں ملنے سنڈاکن تشریف لے گئے ہیں - یہ امر قابل ذکر ہے کہ محمد شریف تیو صاحب سب سفر اپنے خرچ پر کر رہے ہیں اور سلسلہ کی خاطر یہ بوجھ برداشت کر رہے ہیں - ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے درخواست دعا ہے خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور سلسلہ اور جماعت کے لئے ایک مفید و بابرکت وجود بنائے - آمین -

سنڈاکن میں ہمارے ایک ہی بھائی جو کہ فلپینو ہیں احمدی ہیں - اور کوئی جماعت وہاں ابھی نہیں اس لئے بھی درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سنڈاکن میں مخلص اور احمدیت کے لئے قربانیاں کرنے والی جماعت قائم فرمائے - آمین -

عرصہ زیر رپورٹ میں جماعتوں کے دورے اور ان کی تعلیم و تربیت کا کام جاری رہا - چنانچہ ہر ماہ جیسلٹن سے سنکوغن اور پھر وہاں سے آگے سمندری راستے سے لابو آن گیا - وہاں کی جماعتوں میں خطبات جمعہ پڑھانے کے علاوہ ہر جگہ قرآن کریم کا درس دیتا رہا - اور احباب کو قرآن مجید اور ترجمہ قرآن مجید پڑھاتا رہا -

جیسلٹن سے راناؤ بھی جاتا رہا - جو یہاں سے ایک دن کے سفر کے فاصلہ پر ایک پہاڑی علاقہ ہے - وہاں کی جماعت کی تربیت اور زیر تبلیغ اصحاب سے ملاقات کا کام جاری رہا -

جیسلٹن کے علاقہ میں مقامی اساتذہ سے جو کہ زیر تبلیغ ہیں - رابطہ قائم رکھا - ان کے گھروں میں بھی بمعہ اہلیہ جاتا رہا - اور تبلیغی لٹریچر اور رسالہ Peace پڑھنے کے لئے دیا - ایک چینی دوست کے گھر جا کر بھی سلسلہ کا لٹریچر دیا - کینٹ کالج توارن کے اساتذہ سے تعدد ازدواج اور عیسائیت کے رد میں تبلیغی گفتگو ہوئی - ایک بار راناؤ کے ایک غیر مسلم نیٹو چیف کو جیسلٹن آنے پر اپنے گھر مہمان رکھا اور اسلام کی تبلیغ کرتا رہا -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے لئے اکثر احباب میں دعا کی تحریک کی جاتی رہی نیز ایک بار حضور کی صحت کے لئے بکرا بطور صدقہ ذبح کرنے کی غرض سے جماعت نے رقم اکٹھی کر کے قادیان بھجوائی - خدا تعالیٰ قبول فرمائے - حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماتے ہوئے خارق عادت طور پر لمبی فعال اور کامیاب بیوں والی زندگی عطا فرمائے آمین -

عرصہ زیر رپورٹ میں چھ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی - ایک صاحب کا فلپائن سے بیعت کا خط آیا -

آخر میں احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ عاجز کو صحیح رنگ میں سلسلہ کی خدمت اور پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور سعید روحوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دے تا کہ بورنیو کی سرزمین میں اسلام اور احمدیت کی فتح کا نشان ظاہر ہو - آمین - نیز یہ کہ حضرت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی وفات کی وجہ سے یہاں کی جماعت کو جو نقصان پہنچا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی تلافی فرمائے اور جماعت کو آپ کی طرح اور عاشق احمدیت میسر ہوں - نیز ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے حضور اعلیٰ مقام عطا فرمائے - آمین +

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کو نہایت ضروری نصیحت

"میں باہر سے آنے والوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ وہ جلسہ سالانہ پر نہ آئیں - وہ جلسہ سالانہ پر آئیں اور خوب آئیں اور غیر از جماعت لوگوں کو اپنے ساتھ لائیں - لیکن میں ان سے اتنا ضرور کہوں گا کہ کچھ عرصہ سے جلسہ پر آنیوالوں میں یہ میلان پیدا ہو گیا ہے کہ جلسے کا نام - آرام سہولت اور مہمان نوازی رکھ لیا گیا ہے - بہت سے لوگ جلسہ سالانہ پر آ کر بھی برکات سے محروم رہتے ہیں - وہ جلسہ دیکھنے آتے ہیں سننے نہیں آتے ایسے لوگوں کو میں کہوں گا کہ وہ یہاں تقاریر نہ سنکر گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں - اگر یہاں آ کر تقاریر نہیں سننی تو بہتر ہے کہ وہ یہاں نہ آئیں اور اسطرح وہ غیر از جماعت افراد جو انکے ساتھ آئیں اگر وہ جلسہ کی تقاریر سننے کیلئے تیار نہیں یا جو انہیں ساتھ لاتے ہیں انہیں جلسے میں بٹھانے پر قادر نہیں تو میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ انکا میلے کے رنگ میں یہاں آنا انہیں خود بھی گنہگار بناتا ہے اور دوسرے سینکڑوں اور ہزاروں لوگ جو انہیں دیکھتے ہیں وہ بھی انکی وجہ سے گنہگار بنتے ہیں - وہ انہیں دیکھ کر انکی سی حرکات کرنے لگ جاتے ہیں۔" (المصلح الموعود ۱۹۵۲ء)

(مطبوعہ الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء)

فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(مرتبہ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

عن عبد اللّٰہ بن عمر بن الخطّاب رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان اللّٰہ عزوجل یقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر (الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ جب تک کہ اس پر جان کنی کی حالت نہ طاری ہو جائے قبول کرتا ہے۔

تشریح:۔ اسلامی اصطلاح میں توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان عزم صمیم سے جہاں اپنی سابقہ غلطیوں اور گناہوں پر پشیمان ہو وہاں عملی لحاظ سے دوبارہ اس کا اعادہ نہ کرے۔ ہر قسم کی بدعادات و سوسائٹی سے نفرت کرے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہر انسان فطرتی لحاظ سے نیک پیدا ہوتا ہے۔ مگر ماحول خانگی حالات اور ذاتی معاملات کا اثر روزمرہ کے معاملات اور احوال میں نمایاں نظر آتا ہے۔ بری محبت اور شریر سائٹی انسان کے اخلاق پر کافی اثر ڈالتے ہیں۔ اس لئے بدی کے جملہ محرکات سے محفوظ رہ کر ہی توبہ فائدہ دے سکتی ہے اور اس توبہ کے بعد نفسانی لفس جہاں انسان کو اس کی سابقہ کوتاہیوں پر ملامت کرتا ہے وہاں اس کو ایجابی اور افادی اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ فطرت اپنا جلوہ دکھا کر ہی رہتی ہے اپنی غلطیوں پر ندامت یہ "تقریبا" ہر انسان کا طبعی خاصہ ہے اس لئے عملی توبہ کا دروازہ ہمیشہ ہی کھلا ہے۔ ایسی توبہ نہ صرف توبہ کرنے والے کی ذات کے لئے مفید ہے۔ بلکہ معاشرہ کے لئے بھی اطمینان اور سکون کا باعث ہوتی ہے اور انسانی فکر و ذہن تخریبی ہونے کی بجائے خالصۃً تعمیری ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کافی اصلاح نظر آتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ قرآنی ارشاد۔ "توبوا الی اللّٰہ توبۃ نصوحا" کے مطابق توبہ ہونی چاہیئے۔ ایسی توبہ کرنے سے گناہ اعمال حسنہ سے بدل جاتے ہیں۔ اس حدیث میں الفاظ "ما لم یغرغر" قابل غور ہیں۔ ان الفاظ کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ موت کے وقت کی توبہ مقبول ہوتی ہے۔ بلکہ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں توبہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ موت کے وقت کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

پڑوسی سے حُسن سلوک

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل فرشتہ مجھے ہمیشہ ہی پڑوسی کے ساتھ اچھے سلوک کی تاکید کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگ گیا کہ کہیں وہ پڑوسی کو وارث ہی نہ قرار دیدے۔

تشریح:۔ حدیث بالا کے الفاظ باوجود مختصر ہونے کے اپنے اندر معنوی جامعیت رکھتے ہیں۔ اور یہ حدیث پڑوسی کے حقوق و آداب کی نگہداشت پر حجت تام ہے۔ انسان کی سوسائٹی اور اس کے ذاتی اخلاق کے جاننے کا سب سے پہلا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے اخلاق اپنے پڑوسی کے ساتھ کیسے ہیں؟ علاوہ ازیں انسانی زندگی ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک پڑوسی اگر آج دوسرے پڑوسی کی مشکلات میں کام دیتا ہے تو کل یہی پڑوسی دوسرے پڑوسی کی مشکلات کو بھی حل کر سکتا ہے اور یہ تعاون ہی دونوں کے لئے آرام اور راحت کا موجب ہوتا ہے۔ وارث شرعی لحاظ سے وہی شخص ہوا کرتا ہے۔ جس کے ساتھ خونی اور نسلی تعلق ہو اور یہ تعلق ہی انسان کے اندر ہمدردی اور رابطہ پیدا کرتا ہے۔ اس لفظ وارث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی ہمدردی۔ تعاون اور حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے مگر آجکل کے تمدن نے ایسا انداز اختیار کر لیا ہے کہ دائیں بائیں پڑوسی کے ناموں اور اس کے تعارف تک کا علم نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ مغربی تہذیب و تمدن کے المناک نتائج ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم اور احادیث میں پڑوسی کے حقوق کے متعلق تاکیدی احکام وارد ہوتے ہیں جن کو آج پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ پڑوسی کی خوشی میں شرکت کرنا اور اس کو اپنی خوشی سمجھنا۔ پڑوسی کے غم کو اپنا غم سمجھنا بلند قسم کا اخلاق ہے۔ اگر ایک پڑوسی امیر ہے اور دوسرا غریب۔ امیر پڑوسی غریب پڑوسی کے ساتھ ہمدردی کرے۔ اگر ایک پڑوسی کا لڑکا ملازمت کا طالب ہے مگر اس کی اتنی رسائی نہیں ہے تو اس کی جائز سفارش اور رہنمائی کی جائے۔ محتاج پڑوسی کا کوئی ذہین لڑکا تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے مگر مالی استطاعت نہیں رکھتا ایسے طالب علم کی مدد کرنا یہ سب اس حدیث پر عمل کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس حدیث کی علمی تحلیل کی جائے تو ایک پڑوسی کے دوسرے پڑوسی پر سینکڑوں حقوق ہیں جن کا خیال رکھنا اور ان پر عمل کرنا خدا اور اس کے رسول ؐ کی رضامندی حاصل کرنا ہے۔ اور راحت اور اطمینان کی زندگی بسر کرنا ہے۔ کیونکہ معاشرے میں اصل چیز یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ انسان کا ضمیر اطمینان حاصل کرے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ وہ نافع الناس ہو اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو۔

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

مورخہ ۱۱/۱۱/۶۱ بروز ہفتہ پشاور میں محترم گروپ کیپٹن شیخ عبد الحی صاحب کی صاحبزادی عزیزہ صفیہ زاہرہ کا رخصتانہ برادرم منصور احمد صاحب ابن محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کراچی یونیورسٹی کے ساتھ عمل میں آیا۔ برات لاہور سے پشاور آئی۔ اس تقریب سعید میں بہت سے اعلیٰ افسران اور جماعت کے احباب شامل ہوئے۔

عزیزم منصور احمد صاحب بسلسلہ ملازمت لندن تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ بمعہ بیگم صاحبہ ۱۸/۱۲/۶۱ کو کراچی سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر طرح مبارک کرے۔ آمین ثم آمین۔

(مرزا محمد لطیف دار السلام۔ کوہاٹ)

درخواست دعا

(از مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

میرے بڑے بھائی شیخ محمد شریف صاحب کے متعلق بذریعہ فون لاہور سے اطلاع ملی تھی کہ ۲۷/۱۱/۶۱ کو اچانک انہیں اختلاج قلب کا حملہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے فوری طور پر ہسپتال میں داخل ہونے کا مشورہ دیا۔ اس وقت ڈاکٹروں کی رائے یہ تھی کہ حملہ خطرناک ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل فرمایا اور دوسرے روز اطلاع ملی کہ اب حالت بہتر ہے اور بفضلہ تعالیٰ خطرے سے باہر ہے لیکن ابھی تک مکمل آرام نہیں آیا۔ ان کی اس اچانک بیماری کے باعث تمام افراد خاندان بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

صحت یابی پر تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے کا نیک نمونہ

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایّام مصیبت میں کسی کو صدقہ کی طرف توجہ دلائی جائے تو ان کے جذبات کو قدرے ٹھیس لگتی ہے۔ لیکن مخلص خدام دین اس قسم کی توجہ دلانے پر خوش ہوتے ہیں۔ چنانچہ گلگت کے مکرم مبارک احمد صاحب ہاشمی جن کے ایک بازو پر شدید چوٹیں آئی تھیں کو صدقہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو آنمکرم نے مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ ۱۵۰ روپے کا وعدہ ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"مورخہ ۲۰/۱۱/۶۱ کو میرے بازو کا پلاسٹر کھولا گیا۔ خدا کے فضل سے بازو ٹھیک نکلا۔ آپ کے خط کا بہت بہت شکریہ۔ اس خوشی کے موقعہ پر میں بیرونی مساجد کے لئے مبلغ ۱۵۰ روپے کا وعدہ کر رہا ہوں جس کو کہ میں جلد ہی ادا بھی کر دوں گا۔ ...... میرے لئے دعا کرتے رہیں اور آئندہ بھی مجھے اس قسم کی یاددہانیاں کرواتے رہیں۔"

احباب کرام سے اس مخلص بھائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اراکین سے درخواست ہے کہ اس سے پہلے پہلے ہر قسم کے بقائے ادا فرما دیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان

از مکرم مولانا عبدالحمید صاحب [illegible] ناظر بیت المال ——— ربوہ

"سو اے مخلصو! خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے دلوں کو قوت بخشے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو ثواب حاصل کرنے اور امتحان میں صادق نکلنے کا موقع دیا ہے۔ مال سے محبت مت کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ اگر تم مال کو نہیں چھوڑتے۔ تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا"

(مسیح موعودؑ۔ تبلیغ رسالت جلد نہم۔ صفحہ ۵۸)

یہ دنیاوی زندگی یوں تو سب کے لئے آزمائش اور امتحان کی جگہ ہے۔ لیکن الٰہی جماعتوں کے لئے اس امتحان کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے مامور کی خدمت کی توفیق عطا کر کے۔ ان کے لئے بڑے سے بڑے فضلوں اور انعاموں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا امتحان بھی بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ برضاء و رغبت ایک نہایت ہی اہم ذمہ واری قبول کرتے ہیں۔ جس کو ادا کرنے پر وہ ایسے انعاموں کے مستحق بن سکتے ہیں۔ جن سے بڑھ کر اور کوئی انعام ممکن ہی نہیں۔ یعنی اللہ تو ان کی طرف اپنا رخ پھیر لیتا ہے۔ البتہ اس ذمہ واری سے روگردانی کرنے کی سزا بھی بہت سخت ہوتی ہے (سورہ احزاب۔ آخری رکوع) دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مایرید اللّٰہ لیجعل علیکم من حرج ولٰکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون٥ (سورۃ مائدہ۔ ع۔۲) ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ تم پر کسی قسم کی تنگی وارد کرنا نہیں چاہتا لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے۔ تاکہ تم شکر کرو

۲۔ اس آیت سے دو باتیں روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو اپنی نعمتوں سے مکمل طور پر نوازنا چاہتا ہے۔ اس کا ارادہ یہ ہے کہ ہم اسکے کسی بھی فضل سے محروم نہ رہیں۔ پس لازم ہے کہ امتحان بھی ایسا ہو۔ جس سے ثابت ہو جائے کہ ہم اطاعت اور فرمانبرداری کے کسی بھی درجہ سے پیچھے نہیں ہیں۔ دوسری بات جو اس آیت سے ثابت ہوتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہم میں اس ذمہ داری کے ادا کرنے کی طاقت ہے۔ اگر طاقت نہ ہوتی تو ہم اس ذمہ واری کے ادا کرنے میں تنگی محسوس کرتے۔ لیکن اللہ تو نہیں چاہتا کہ ہم پر کوئی تنگی وارد کرے۔ پس یا تو ذمہ داری اتنی معمولی اور ہلکی ہونی چاہیئے تھی کہ کوئی تنگی محسوس نہ کی جا سکتی۔ اور یا قوت برداشت اتنی وسیع اور اتنی اعلیٰ ہونی چاہیئے کہ کوئی بڑی سے بڑی ذمہ داری بھی بوجھل اور ناقابل برداشت محسوس نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کا شوق عطا فرمایا اور ہماری فطرت میں اپنے پیار کی چنگاری رکھدی جو بڑھ کر شعلہ بن سکتی ہے۔ اور بخل اور خود غرضی کو یوں بھسم کر دیتی ہے کہ انسان کے نزدیک بڑی سے بڑی قربانی بھی محض کھیل بن جاتا ہے۔ ظلوم و جہول کے یہی معنی ہیں۔ کیونکہ شوق اور الفت کے مقابلہ میں کوئی قربانی دوبھر نہیں ہوتی۔

۳۔ یوں تو کہتے ہیں۔ کہ دو آدمی ایک بیری کے درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اور اپنی چھاتیوں کے اوپر سے اٹھا کر ایک بیر تک اپنے منہ میں نہیں ڈال سکتے تھے۔ لیکن اس کے برعکس جب کوئی انسان اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیتا ہے۔ اور اپنا فرض ادا کرنے پر تیار ہو جاتا ہے اور اپنی کسی بات پر اڑ جاتا ہے۔ تو اسے جان کی بھی پرواہ نہیں رہتی۔ اور اپنی ضد پر ہر چیز قربان کر سکتا ہے۔ خواہ وہ ضد ناجائز اور نقصان رسان ہی کیوں نہ ہو۔ تو کیا "الانسان" یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادموں کے لئے کوئی قربانی دوبھر ہو سکتی ہے؟ جبکہ وہ قربانی نیک ترین مقصد کے لئے ہو۔ اور جبکہ حضورؐ سرور دو عالم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان خادموں کے سینوں میں نور ایمان اور الفت رسولؐ کی شمع بھی روشن کر رکھی ہو۔

۴۔ چنانچہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادموں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ ہم انہیں آزمائیں گے تو ضرور لیکن وہ اس آزمائش میں ثابت قدم رہیں گے۔ اور اپنی جانیں تک قربان کرنے سے بھی نہیں ہچکچائیں گے۔ فرمایا:۔ یاایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ط ان اللّٰہ مع الصٰبرین٥ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات ط بل احیاء و لٰکن لا تشعرون٥ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرٰت ط وبشر الصٰبرین٥ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون٥ اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ قف واولٰئک ھم المھتدون٥ (بقرہ۔ ع۔۱۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ تعالےٰ کی) مدد مانگو۔ اللہ تعالےٰ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ مت کہو۔ کہ وہ مردہ ہیں نہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں سمجھتے۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے بھی ضرور آزمائیں گے۔ اور اے رسول! تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے کیونکہ جب بھی ان پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو (وہ گھبراتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں۔ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور رحمت بھی۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ (یعنی سیدھے راستہ پر ہیں اور اسی وجہ سے کامیاب ہونے والے) ہیں۔

۵۔ اس امتحان کی غرض کیا ہوتی ہے؟

فرمایا:۔ ولنبلونکم حتّٰی نعلم المجٰھدین منکم والصٰبرین لا ونبلوا اخبارکم٥ (محمد۔ ع۔۴)

ترجمہ:۔ اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے حتیٰ کہ تم میں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو اور مشکلات کے وقت ثابت قدم رہنے والوں کو جان لیں۔ اور تمہارے حالات کی بھی خوب جانچ کریں گے۔ اور جو لوگ زبانی جمع خرچ کرنے سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا:۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون٥ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللّٰہ الذین صدقوا ولیعلمن الکٰذبین٥ ام حسب الذین یعملون السیاٰت ان یسبقونا ط ساء ما یحکمون٥ (عنکبوت۔ ع۔۱)

ترجمہ:۔ کیا اس زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دئے جائیں گے۔ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ ان کو بھی ہم نے آزمایا تھا۔ سو اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی ظاہر کر دے گا جو (اپنے دعوے ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔ کیا جو لوگ بدیاں کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں؟ کہ وہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے۔ ان کا فیصلہ بہت برا ہے

۶۔ جوں جوں جماعت ترقی کرتی جاتی ہے یہ امتحان سخت سے سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ فرمایا:۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم ط مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتّٰی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متٰی نصر اللّٰہ ط الا ان نصر اللّٰہ قریب٥ (بقرہ۔ ع۔۲۶)۔ ترجمہ:۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گذرے ہیں۔ تم جنت میں (یعنی امن اور چین والی زندگی میں) داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا۔ یہاں تک کہ اس وقت کا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے یہ کہہ اٹھیں کہ اللہ تعالےٰ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

۷۔ بے شک ہم پر ابھی تک وہ حالت وارد نہیں ہوئی۔ جس کا نقشہ اوپر کی آیت میں کھینچا گیا ہے۔ لیکن ہم اپنے مقصد و مدعا میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ جب تک ہم اپنے آپ کو ان مشکلات کے لئے تیار نہ کریں۔ اور انہیں برداشت کرنے کی عادت نہ ڈالیں اور ان قربانیوں کی مشق نہ کریں جو ان مصائب سے رہائی دلانے کے لئے ضروری ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید تمہارے سامنے موجود ہے۔ تم اسے کھولو اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون ط کیا یہ ممکن ہے۔ کہ لوگ یہ تو کہیں کہ ہم خدا تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر ان کا امتحان نہ ہو۔ فرماتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا اور یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ مومن کو خطرناک ابتلاؤں میں سے نہ گذرنا پڑے۔ پس یہ مشکلات جو عارضی ہیں۔ بیشک انکو بھی اپنے سامنے رکھو۔ مگر جو اصل مشکلات ہیں انکو مت بھولو۔ یہ چیزیں کہ تم نے دس فیصدی کی بجائے پندرہ فی صدی چندہ دیدیا۔ یا آنہ فی روپیہ کی بجائے پانچ پیسے فی روپیہ کے حساب سے مالی قربانی کر دی۔ یہ صرف تمہیں بیدار رکھنے کے لئے ہیں۔ ورنہ ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ انہی قربانیوں پر تمہاری ترقی کا انحصار ہے۔ تم ایک نبی کی جماعت ہو۔ اور ضروری ہے کہ وہ تمام حالات تم پر گذریں جو پہلے انبیاء کی جماعتوں پر گذرے ہیں۔ پس جب تک منہاج نبوت کے مطابق تم اپنی زندگیوں کو نہیں بدلو گے اس وقت تک قربانیوں کی توفیق نہیں پا سکو گے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

ـــ سو اے بھائیو! اٹھو اور اپنی بیداری کا ثبوت دو۔ اور اس چھوٹے سے اور آسان سے امتحان میں کامیابی حاصل کرو تا اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کو بڑے امتحانوں میں کامیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ اس وقت صرف اتنا ہی مطالبہ ہے۔ کہ ہر دوست قولوا قولاً سدیداً کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اپنی صحیح صحیح آمدنی لکھا دے اور عہدہ دار بھی اسی طرح اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ تیار کریں۔ گویا کہ وہ امتحان دے رہے ہیں۔ اور امتحان بھی ایسا کہ جس پر جماعت احمدیہ کی آئندہ تمام ترقیوں کا انحصار ہے اگر تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ اس طرح تیار کریں تو ۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بجٹ پچاس لاکھ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ قولوا قولاً سدیداً کی خلاف ورزی ہے۔ جس نے ہمارے پاؤں میں زنجیریں ڈالی ہوئی ہیں۔ بعض عہدیدار محض اس خیال سے کہ اگر پورا بجٹ بن گیا۔ تو اس کی وصولی نہیں ہوگی۔ اور اس طرح ان کی جماعت کی بھی اور ان عہدہ داروں کی بھی سبکی ہوگی۔ ـــ

صحیح بجٹ نہیں بننے دیتے۔ ایسے عہدہ داروں کو اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ نظارت بیت المال کو اندھیرے میں رکھنے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو سرخرو ہو جائیں گے؟ کیا ثواب کماتے کماتے وہ کہیں عذاب تو نہیں کما لیں گے؟ خاکسار کی درخواست یہ ہے کہ بجٹ بناتے وقت وصولی کی فکر نہ کیجئے اگر آپ ایک قدم راست اٹھائیں گے۔ تو اگلے قدم کے راست پڑنے کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا کر دے گا۔

۹۔ خاکسار کو اس بات کا ذاتی طور پر تجربہ ہے خاکسار اپنی عمر کا بیشتر حصہ مختلف جماعتوں میں سیکرٹری مال رہا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے صحیح بجٹ بنایا کرتا تھا۔ جس کے پورا ہونے کے بظاہر کوئی آثار نظر نہیں آیا کرتے تھے۔ لیکن اکثر ایسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے غیب سے اس بجٹ کے پورا ہونے کے سامان مہیا کر دئے اور اگر کوئی جماعت صحیح بجٹ بنائے لیکن وہ پورا نہ ہو۔ تو پھر یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس جماعت کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ ایک جماعت نے اپنی استطاعت کا نصف یا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ چندہ دیا ہو۔ لیکن غلط بجٹ کی وجہ سے بظاہر ایسا معلوم ہو کہ اس جماعت کی وصولی نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے جماعت تو تباہی کے کنارے پر کھڑی ہو اور مرکز اسے دوسری جماعتوں کے لئے نمونہ کے طور پر پیش کر رہا ہو۔ العیاذ باللہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"بیت المال کو ایک غلطی لگی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسا بجٹ وصول نہ ہوگا۔ میں کہتا ہوں نہ وصول ہو۔ مگر جماعت کو احساس تو ہوگا۔ کہ اتنا بجٹ پورا کرنا ہے۔ جو جماعت ایسا بجٹ پورا کرے گی۔ وہ تعریف کے قابل ہوگی۔ اور جو نہ کرے گی۔ اسے توجہ دلائی جائیگی اب دھوکہ کے طور پر کام ہو رہا ہے"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے تا ان چھوٹے چھوٹے امتحانوں میں کامیاب ہو کر جماعت کا قدم تیزی سے بڑی بڑی کامیابیوں کی طرف اٹھنے لگے۔

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری نیاز محمد صاحب چک ۵-۴۸ ضلع سرگودھا بائیں ران میں ریح کی درد سے ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں صحابہ کرام، درویشان قادیان اور احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد السمیع ظفر غلہ منڈی ربوہ)

(۲) پروفیسر عبد الرحمن صاحب ناصر انجینئرنگ کالج لاہور بیمار ہیں اور ہسپتال میں ہیں۔ حالت باعث تشویش ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد صادق)

(۳) میں بعارضہ ٹی بی بیمار ہوں کمزوری کے علاوہ کھانسی کی بہت تکلیف ہے احباب کرام خاکسار کی عاجلہ و کاملہ صحت اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرمائیں

میاں عبد الصادق
دار الفضل ربوہ

تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں شمولیت کا سلسلہ جاری ہے

ایک مخلص دوست کا سوال اور اس کا جواب

ہمارے ایک مخلص دوست مکرم عبد الکریم صاحب ڈار ایسٹرن سائیکل کمپنی کچہری روڈ سیالکوٹ اپنے خط مورخہ ۶۱-۱۲-۵ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مَیں مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے تین صد روپیہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ جس میں ڈیڑھ صد میرا اور ڈیڑھ صد میری اہلیہ مرحومہ کا ہے۔ سو آپ لکھیں کہ میں اس میں شامل ہو سکتا ہوں یا تاریخ ختم ہو چکی ہے۔ آپ کا جواب آنے پر آپ کو چیک بھیج دوں گا۔ سو آپ سے جلد مطلع فرمائیں"

دفتر ہذا کی طرف سے مکرم ڈار صاحب کو مطلع کیا جا چکا ہے کہ تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں شمولیت کا سلسلہ جاری ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی مطلع رہیں اور اس صدقہ جاریہ کے ثواب کو جلد از جلد حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اللّٰھم انصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گوشوارہ آمد چندہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۱ء

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت کے چندہ ماہ اکتوبر کا گوشوارہ شائع کیا جا رہا ہے اگر کسی کے حساب میں غلطی ہو تو مطلع فرمائیں۔ یہ آمد بہت کم ہے تمام لجنات کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے ورنہ ہم جلد عمارت تعمیر کرنے کے قابل نہ ہو سکیں گے۔ ڈیڑھ صد روپے ادا کرنے والے بہن بھائی کا نام سکول کی عمارت پر کندہ کیا جائے گا (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام لجنات	آمدہ رقم	نام لجنات	آمدہ رقم
مکرمہ قانتہ بیگم (از لجنہ پشاور)	۱۳۲-۰۰	لجنہ محمد آباد اسٹیٹ	۴-۰۰
لجنہ منصور ضلع لاہور	۵۰-۰۰	لجنہ ناصر آباد اسٹیٹ	۲۰-۲۵
لجنہ لاہور	۲۱۸-۸۷	لجنہ ڈیرہ غازیخان	۵-۰۰
لجنہ احمد نگر ضلع جھنگ	۱۹-۰۰	لجنہ کراچی	۱۹۶-۰۰
لجنہ گوجرخان ضلع راولپنڈی	۲-۲۰	مکرمی جناب مولوی محمد الدین صاحب	۲-۰۰
لجنہ حیدرآباد سندھ	۶۶-۰۰		
لجنہ راولپنڈی	۳۶-۲۵	میزان	۶۶۸-۵۷

ضروری اعلان

مغربی افریقہ میں احمدیہ سکنڈری سکول غانا کے لئے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن رکھنے والے دوست اپنی درخواستیں بزبان انگریزی مع ڈگری photostat کاپی بھجوائیں۔

(۱) ایم اے ریاضی (۲) ایم اے فزکس (۳) ایم اے جغرافیہ (۴) ایم اے لٹریچر (۵) ایم اے لاطینی (۶) ایم اے انگلش۔ تنخواہ معقول دی جائے گی صرف خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے دوست اپنے حلقہ کے امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

(۴) خاکسار کے والد عبد المنان صاحب صدیقی ایک کیس کے سلسلہ میں معطل ہیں اور سخت پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان بانعت برین کے لئے دعا فرمائیں (عبد الباسط کوئٹہ)

(۵) میری والدہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں (ظفر احمد سہگل از شیخوپورہ)

گوشوارہ آمد چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۱ء

ماہ اکتوبر کے ممبری لجنہ اماء اللہ کے چندہ کا گوشوارہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی لجنہ کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع فرمائیں۔ ماہ اکتوبر میں کل ۳۶ لجنات کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے جو بہت کم ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے پاکستان میں لجنات کی تعداد اڑھائی صد کے قریب ہے۔ تمام لجنات کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ہر ماہ کا چندہ باقاعدگی سے بھجوانا چاہئیے تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام لجنات	رقم وصول شدہ
رائے ونڈ ضلع لاہور	۴-۰۰
سانگلہ ہل	۱۰-۷۵
کریم نگر سندھ	۲۹-۷۵
پشاور	۷-۲۵
فتح پور ضلع گجرات	۱۹-۰۰
نوشہرہ	۳-۰۰
چاہ کورووال ضلع جھنگ	۱۹-۲۵
خوشاب	۳-۰۰
قصور	۱۱-۳۷
چک ۵۶۵ ضلع لائلپور	۱۰-۰۰
کڑیانوالہ	۲۵-۰۰
احمد نگر	۴۰-۸۴
ننگر خاں	۸-۳۱
منٹگمری	۵-۱۹
حیدر آباد سندھ	۸-۰۰
ملتان چھاؤنی	۷-۱۲
چک ۲۷۰ الف سندھ	۱۱-۲۵
چک ۹۶ گ ب	۸-۰۰
بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۴۵-۵۰
راولپنڈی	۵۸-۵۰
چک ۳۲ سرگودھا	۴-۵۰
لائلپور	۵۹-۵۰
حافظ آباد	۳۸-۱۸
چک ۸۸ سرگودھا	۱۵-۵۰
ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	۵۷-۸۱
محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۶-۰۰
چٹاگانگ	۵-۰۰

نام لجنات	رقم وصول شدہ
باگڑ ضلع ملتان	۸-۰۰
واہ کینٹ	۱۲-۰۰
چکوال ضلع جہلم	۱۰-۰۰
کوہ مری	۷-۸۶
نبی سر روڈ سندھ	۱۳-۱۲
ڈھاکہ	۱۴۳-۰۰
کھاریاں	۲۹-۵۰
ڈیرہ غازیخان	۲-۰۰
کراچی	۱۲۳-۶۲
میزان	۸۸۰-۶۷

ایک مخلص مجاہد تحریک جدید کیلئے

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب لاہور باوجود مالی مشکلات کے اپنا چندہ تحریک جدید مبلغ ۱۰/- روپے مکرم شیخ عبدالحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ کے ذریعہ ادا فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

"میں اکثر بیمار رہتی ہوں اور آجکل مالی مشکلات نے سخت گھیرا ہوا ہے اس لئے مجھے دعا کی شدت سے ضرورت ہے۔"

جملہ ناظرین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کیلئے عطیہ جات

از مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ۔ ربوہ

ماہ نومبر ۱۹۶۱ء میں مندرجہ ذیل مخیر اور مخلص احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مَد میں رقوم عطیہ جات و صدقات موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں اور انہوں کے صدقات و عطیہ جات کو قبول فرمادے۔ اور ان مخلصین اور مخیر احباب پر اور ان کے خاندان پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ ان کی ہر مشکل کو دور فرمادے اور ان کا حافظ و ناصر اور نگہبان ہو۔ آمین

عطیہ جات

نام	مقام	رقم
شیخ عبادالرحمان صاحب ہیڈن روڈ	لاہور	۱۰
حاجی امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر		۵
عبدالقیوم صاحب چنیوٹ		۵
اہلیہ صاحبہ میاں محمد بشیر امیر جماعت احمدیہ جھنگ		۱۰
بشارت احمد صاحب از طرف سید محبوب علی شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹ		۳۰
محمد عبداللہ صاحب از میاں اللہ رحم صاحب مرحوم	"	۲

اسکے علاوہ میری ایک خاص تحریک پر

نام	رقم
بیگم صاحبہ چوہدری محمد شاہنواز صاحب کراچی	۱۰۰
" " نبی احمد صاحب "	۱۰۰
محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ	۲۰

کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان پر اپنا فضل فرمادے۔ بیگم صاحبہ ایک مخلص اور بہت مخیر خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیکی کا اجر عطا فرمادے۔

صدقات

نام	مقام	رقم
میر سید محمود احمد صاحب	ربوہ بکرا	۲۷
" " "	" بکرا	۳۲
محترمہ رشیدہ زرینہ صاحبہ C/O محترم رشید احمد صاحب کراچی		۲۵
چوہدری عطا محمد صاحب	ربوہ	۱
وحید الدین احمد صاحب	کراچی	۲۵
بیگم صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحب	"	۲۵
شیخ عبدالرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ		۱۰
بیگم صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی	ربوہ	۵
ماسٹر محمد یوسف صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ		ایک بکرا
علی محمد صاحب سکرٹری مال جھنگ		۳۶
ملک حبیب الرحمان صاحب انسپکٹر آف سکولز حال ربوہ		۳۰
محترمہ سردار بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمد علی خانصاحب ۶۸ ج ب	لائلپور	۵

جماعت احمدیہ ہچکہ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۸ اور ۱۹ نومبر کو جماعت احمدیہ ہچکہ (نزد بھیرہ) کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ مورخہ ۱۸ نومبر کو پہلا اجلاس سوا دو بجے بعد دوپہر زیر صدارت جناب شیخ فضل کریم صاحب پراچہ شروع ہوا۔ مکرم حافظ محمد اکرم صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم عبدالودود صاحب بھیروی نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مولوی محمد اشرف صاحب معلم وقف جدید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے اسلام اور عبادت الٰہی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ شام کے وقت امیر ضلع جناب مرزا عبدالحق صاحب مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ کی معیت میں کار پر سرگودھا سے تشریف لے آئے۔ دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شام جناب مرزا صاحب موصوف کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم بشارت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہچکوی نے اپنی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں جناب گیانی واحد حسین صاحب نے امن عالم اور مذہب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ساڑھے دس بجے کے قریب یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے دن مورخہ ۱۹ نومبر کو آخری اجلاس ساڑھے نو بجے صبح زیر صدارت جناب مولوی احمد خانصاحب نسیم ۴

۴۲ - شروع ہوا۔ مکرم حافظ سید بشیر احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بشارت اللہ صاحب نے اس اجلاس میں بھی ایک نظم سنا کر اپنی خوش الحانی سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

تلاوت و نظم کے بعد راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہچکوی نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ سے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر فرمائی۔ تیسری تقریر جناب مولوی احمد خانصاحب نسیم کی تھی۔ آخری تقریر جناب گیانی واحد حسین صاحب کی تھی۔ آپ نے خدمت اسلام اور اشاعت دین کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی جدوجہد اور اس کے عظیم الشان نتائج کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ یہ کام ایک مامور من اللہ کی جماعت ہی کر سکتی ہے۔

جلسہ کی حاضری بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش تھی۔ لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا بھی انتظام تھا۔ باہر سے تشریف لانے والے دوستوں کی خوراک اور رہائش کا بھی انتظام تھا۔ ان تمام امور کی سرانجام دہی اور انتظام و انصرام کے سلسلہ میں جن احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ (ملک مبارک احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہچکہ ضلع سرگودھا)

درخواست دعا

مکرم ملک محمد رشید صاحب ہیڈ ماسٹر سکول محمد آباد چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد اسلم ابن چوہدری محمد طفیل صاحب)

"بھارت خطرناک پالیسی پر گامزن ہے" حکومتِ چین کا انتباہ

تبتی باغیوں کو چین کے خلاف اکسانے اور کشیدگی بڑھانے کا الزام

پیکنگ ۸ دسمبر۔ کمیونسٹ چین نے خبردار کیا ہے کہ اگر بھارت نے تازہ کشیدگی پیدا کرنے اور چینی علاقہ میں پیش قدمی کی کوششیں جاری رکھیں تو اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری بھارتی حکومت پر ہوگی۔ کمیونسٹ چین نے الزام عائد کیا ہے کہ بھارت تبتی باغیوں کو چین کے خلاف تخریبی سرگرمیاں جاری رکھنے پر اکسا رہا ہے۔

کمیونسٹ چین کی وزارت خارجہ نے کل پیکنگ میں چین اور بھارت کی سرحدی صورتِ حال کے بارے ایک بیان جاری کیا ہے اور اس بیان کے ساتھ ان مراسلوں کے متن بھی شائع کر دیئے ہیں جو دونوں حکومتوں نے اگست کے بعد اس مسئلہ پر ایک دوسرے کو لکھے تھے۔

چین کے بیان میں مزید کہا گیا ہے "بھارتی حکومت نے سرحد کا مسئلہ بات چیت کے ذریعے حل کرنے سے انکار کرنے کے بعد اپنی مسلح افواج کے بل بوتے پر چین کے علاقے پر دعوے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ چینی حکومت سختی کے ساتھ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتی کہ بھارتی حکومت کی یہ پالیسی بہت خطرناک ہے۔ چینی حکومت نے کبھی کسی بھارتی علاقے پر دعوے نہیں کیا"۔

بیان میں کہا گیا ہے "چینی حکومت نے یہ مسئلہ بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن بھارتی حکومت نے اس معقول رویہ کو ہماری کمزوری پر محمول کیا اور گذشتہ دو برسوں میں کئی بار چین کی بری و فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔

چینی حکومت ہمیشہ یہ سمجھتی رہی ہے کہ بھارت اور چین کے درمیان موجودہ سرحدی تنازعہ عارضی اور جزوی حیثیت کا حامل مسئلہ ہے اور اسے "پنچ شیلا" کے مطابق جائز اور معقول طور پر حل ہونا چاہئیے لیکن افسوس بھارتی حکومت نے غلط سمجھا"۔

چینی حکومت کے طویل بیان میں بھارتی الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ بھارتی فوجوں نے سترہ بار چینی علاقہ اور ۴۵ مرتبہ چین کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی، بیان میں بھارتی الزامات کو "چین کے داخلی معاملات میں مداخلت" قرار دیا گیا ہے۔ بیان کے آخر میں کہا گیا ہے کہ بھارت نے "تبتی باغیوں" کو چین کے خلاف تخریبی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر اکسایا۔ تبت سے تجارت پر پابندیاں عاید کیں۔ چینی باشندوں کو بھارت سے نکالا اور اس طرح نئے مسئلے پیدا کر کے کشیدگی میں اضافہ کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ چین کے خلاف بھارت کی غیر دوستانہ پالیسی کی وجہ بھارت کی "بعض داخلی و خارجی ضروریات" ہیں۔

طیارے کے حادثہ میں چار افراد ہلاک

ٹوکیو ۸ دسمبر۔ آج ٹوکیو کے ہوائی اڈے کے قریب ایک امریکی طیارے کے حادثے میں چار جاپانی ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ کئی مکانوں کو نقصان بھی پہنچا۔ طیارہ گرنے کے بعد دھماکے سے پاش پاش ہو گیا جس سے نواحی مکان تیلیوں کی طرح فضا میں بکھر گئے۔ ان مکانوں میں رہنے والے چار افراد کے ٹکڑے اڑ گئے۔

شکریہ اور درخواست دعا

میرے والد محترم جناب شیخ کظیم الرحمن صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی دعاؤں سے اچھی ہے تاہم ابھی وہ دعاؤں کے محتاج ہیں۔ میں بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ پورے طور پر طاقت بھی عطا فرمائے۔ آمین

شیخ لطیف الرحمن بی۔اے دھرم پورہ لاہور حال ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴